اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار
مہینے میں دو بار

نمبر ۱۸ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر۔ نذیر احمد افریقی

یکم ستمبر سنہ ۱۹۳۵ء — فہرست مضامین — ۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۴ھ

چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے

ایک غلطی کا ازالہ . . . صفحہ ۳
میاں بیوی کے تعلقات . ۴/۶
عسر و یسر . . . . . صفحہ ۶
تعلیم ۷/۱۰
بچوں کی تربیت . . ۱۱/۱۲
وصیتیں ۱۲/۱۹
پھول . . . . . صفحہ ۲۰

130

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شانِ مادر

نہ سنیما کی طرف دیکھو نہ تھیٹر کی طرف دیکھو
نہ اُلجھو مانگ چوٹی میں نہ موٹر کی طرف دیکھو

یہ پابندی نہیں ہے بلکہ تاکید فرائض ہے
اگر کچھ گھر سے فرصت ہو تو باہر کیطرف دیکھو

زمانہ چاہتا ہے کام لینا تم سے عورت کا
تم عورت ہو تو پھر لازم یہ ہے گھر کی طرف دیکھو

تمہارا اچھی ماں اور اچھی بیوی بننا بہتر ہے
یہی کچھ ہو تم آخر۔ کارِ بہتر کی طرف دیکھو

تمہارا کام ہے مردانِ باہمت کرو پیدا
کہ تم قوموں کی ماں ہو۔ شانِ مادر کی طرف دیکھو

خریدارانِ مصباح سے گذارش

مصباح کے وی۔ پی ۱۹۳۵ء کا چندہ اور اس کے قبل کا بقایا وصول کرنے کے لئے کئے گئے تھے۔ جن خریدارانِ مصباح نے اب دُوسری مرتبہ بھی وی۔ پی انکاری واپس کر دئے ہیں۔ اور دفتر کو پانچ آنے کا مزید نقصان بھی پہنچایا ہے۔ اگر اُن کے ذمہ ایک سال کا بقایا ہے۔ اور وُہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بہت جلد ادا نہ فرمادیں گے۔ یا کم از کم کوئی پختہ وعدہ ادائے چندہ کا نہ ہوگا۔ تو ہم مجبوراً ان کے نام سے آئندہ کے لئے مصباح بند کر دیں گے۔ اور بقایا کا مطالبہ جاری رکھیں گے۔ مصباح کے بہت سے خریداروں کے نام بقایا ہے۔ جس کی وجہ سے اخراجات کے چلانے میں دقت پیش آرہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ سب خریدار اس کا حساب بے باق فرمائیں۔ ہم برابر اخبار باقاعدہ اُن کی خدمت میں پہنچاتے رہے ہیں ؛

(مینجر اخبار مصباح قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم ستمبر ۱۹۳۵ء

ایک غلطی کا ازالہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ ایک شادی میں شریک ہوئے۔ وہاں ایک لڑکی نے گاتے گاتے یہ مصرعہ پڑھا:۔

وَفِینَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِی غَدٍ

یعنی ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی بات جانتا ہو۔ آپ نے سنتے ہی فرمایا:۔ دَعِی ھٰذِہٖ وَقُوْلِی مَا تَقُوْلِیْنَ

یعنی یہ مصرعہ چھوڑدے اور باقی جو شعر پڑھتی ہی پڑھے جا۔

حضور علیہ السلام نے ایسا کیوں فرمایا؟

اسلئے کہ وہ مصرعہ جو آپ کی تعریف میں پڑھا گیا تھا غلط تھا۔ اور آپ عالم الغیب نہ تھے کہ کل کی باتوں کا آپ کو علم ہوتا۔

اس واقعہ سے ہمکو ایک سبق ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ہم کسی شعر یا نثر میں کوئی ایسی بات پائیں جو مشرکانہ یا مشابہ بالشرک ہو تو اسکے کہنے والے کو فوراً ٹوک دیں۔ حضور علیہ السلام کے اسوہ کی بنا پر میں بھی ایک غلطی کا ازالہ چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ رسالہ مصباح ۱۵ مورخہ پندرہ اگست ۱۹۳۵ء میں ایک نظم چھپی ہے جسکا ایک شعر یہ ہے:۔

ابنِ احمدؑ کی دُعاؤں کا ثمر ہے یہ پسر
عمر طبعی اس لئے اس نے ہی لکھوائی ہوئی

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ یہ لڑکا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دُعاؤں سے پیدا ہؤا ہے جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے ہیں۔ اسلئے یہ لڑکا ضرور بڑھاپے تک پہنچیگا لیکن یہ بات غلط ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تو حضرت احمدؑ کے بیٹے ہیں خود حضرت احمدؑ کی دُعاؤں سے پیدا شدہ عبدالحی مرحوم پسر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ عمر طبعی کو نہ پہنچ سکا۔ بلکہ بیسی کو پورا کرکے عین نوجوانی میں فوت ہوگیا۔ پس یہ اصول کہ جو لڑکا حضرت احمدؑ کے پسر کی دُعاؤں سے پیدا ہو وہ عمر طبعی کو ضرور پہنچتا ہے بالکل غلط اور مشرکانہ اصول ہے جو شاعرہ کی ترنگ میں لکھنے والی کی قلم سے نکل گیا۔ اسلئے ہم بھی حضور علیہ السلام کی اتباع میں اوس سے عرض کرتے ہیں کہ:۔

دَعِی ھٰذِہٖ وَقُوْلِی مَا تَقُوْلِیْنَ

یعنی یہ شعر چھوڑ دو باقی نظم بہت اچھی ہے۔ اُمید ہے کہ آئندہ ہمارے شاعر اور شاعرات شعروں کی نازک خیالیوں میں شرع کے ادب کو نہ بھولینگے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو جسکی ولادت کی تقریب پر یہ شعر کہے گئے ہیں عمر طبعی عطا فرماوے اور والدین کیلئے اُسے قرۃ العین بناوے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کے تعلق
کی
بُنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے

۹ر اگست حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے جو خطبہ پڑھا۔ اسے رپورٹر الفضل جسقدر قلم بند کر سکا۔ وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسلام نے اس اہم ضرورت کو جو گھروں میں قیام امن کے لئے ہے۔ تمام مذاہب سے زیادہ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ صرف اسلام نے ہی اسے محسوس کیا ہے۔ دوسرے کسی مذہب نے ادھر توجہ نہیں کی۔

انسان ہر قسم کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ اپنے گھر کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وُہ اپنے تمام کاموں کے لئے فرداً فرداً اتنا وقت نہیں دیتا۔ جتنا وُہ اپنے گھر میں دیتا ہے۔ گو دن کے لحاظ سے گھر کا وقت کم ہوتا ہے۔ لیکن اگر آدمی دُوسرے کاموں کے اوقات کو گنے۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ دوسرے کاموں کے اوقات کی نسبت گھر کا وقت زیادہ ہوتا ہے۔ گھر سے باہر وہ ایک مرد سے ملے گا۔ پھر دُوسرے سے۔ افسروں سے بھی ملے گا۔ اور ماتحتوں سے بھی۔ رشتہ داروں سے بھی ملاقات کرے گا۔ اور محلہ کے لوگوں سے بھی مگر گھر میں صرف ایک شخصیت سے اس کا تعلق اور واسطہ ہوگا۔ اور اسی کی خوبیوں یا نقائص پر اُس کی نظر پڑے گی۔ نقائص پر نظر پڑنا آدمی کی کمزوری کی وجہ سے ہوتا ہے جب کسی انسان میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کی نگاہ خوبیوں پر کم پڑتی ہے۔ اور نقائص پر زیادہ۔

ایک دفعہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ کہیں جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں اُن کو ایک مرا ہوا کُتا دکھائی دیا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے حواریوں نے کہا۔ اس سے سخت بدبو آرہی ہے۔ مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ دیکھو اس کے دانت کتنے صاف اور چمکیلے ہیں۔ گویا مرے ہوئے کُتے کے متعلق بھی ان کی نظر خوبی پر ہی پڑی۔ تو رُوحانیت اور نیکی انسان کو خوبیوں کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ مگر وہ شخص جس میں مذہبی نیکی نہ ہو۔ اس کی نگاہ نقائص پر پڑتی ہے۔ اسی طرح کمزور آدمی اگر اپنی بیوی کے نقائص پر نظر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رکھے۔ اور اس کی خوبیاں نہ دیکھے۔ تو یہ ایک مصیبت ہو گی۔ جو رات دن اس کو جھیلنی پڑے گی۔ ایک طرف خاوند اگر یہ کہیگا۔ کہ گھر میں کھانا اچھا نہیں پکتا۔ برتنوں کی صفائی نہیں ہوتی۔ تو دوسری طرف عورت کہیگی۔ کہ مجھے کافی اخراجات نہیں دئے جاتے۔ جس سے میں اپنے گھر کا انتظام درست رکھ سکوں غرضیکہ کئی قسم کی باتیں طرفین سے ہوتی رہیں گی ÷

بعض آدمی اس سے تنگ آکر اپنی بیوی کے عیوب کیطرف سے لاپرواہی اور غفلت اختیار کر لیتے ہیں۔ جس سے بیحیائی پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ گھر کی ضروریات۔ اور بچوں کی تربیت سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ مگر یہ دونوں صورتیں نقصان دہ اور مضر ہیں۔ اور ان سے روکنے کیلئے اسلام نے ایک ذریعہ بتایا ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ اور اُس کے رسول کے مطیع اور فرمانبردار ہو جاؤ۔ اب رہا یہ سوال کہ اللہ اور رسول نے کیا بتایا ہے۔ وہ یہ کہ میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہیئے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:۔

؎ خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

لیکن اگر انسان ابتداہی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم علیك بذات الدين پر عمل کرے۔ تو وہ اپنے گھر کو جنت بنا سکتا ہے۔ اچھے آدمی کی اولاد بھی اچھی پیدا ہوتی ہے۔ الا ماشاء اللہ

اور میاں بیوی کے تعلقات کی بنیاد تقویٰ پر ہو۔ تو نتیجہ ہمیشہ نیک ہو گا ÷

دوسری بات یہ ہے۔ کہ شریعت نے اپنی عقل کے علاوہ خدا تعالیٰ پر معاملہ سپرد کر دینے کو کہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینے سے نتیجہ لازماً اچھا نکلتا ہے مثلاً استخارہ ہے۔ اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ انسان یہ عہد کرلے۔ کہ اگر خدا نے فلاں رشتہ پر شرح صدر نہ کیا۔ تو نہیں کرینگے۔ اگر یہ عہد نہ کیا جائے۔ تو استخارہ استخارہ نہیں کہلا سکتا ÷

میرے پاس کئی ہندو اور سکھ آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ایسی تدبیر بتائیں۔ جس سے اسلام کی صداقت کا آسانی سے پتہ لگ جائے۔ میں ان سے کہا کرتا ہوں۔ کہ وہ تدبیر جو آسان ہے۔ استخارہ ہے۔ اگر تمہیں استخارہ سے اسلام کی صداقت کا پتہ لگ جائے۔ تو پھر ضرور اسلام قبول کرنا ہو گا۔ اور اگر دل میں یہ خیال ہو۔ کہ اسلام کو ماننا ہی نہیں۔ تو پھر استخارہ ایک لغو کام ہے۔ اور تعالیٰ لغو کام پر توجہ نہیں کیا کرتا ÷

استخارہ کرنے والے کی اللہ تعالےٰ راہنمائی کرتا۔ اور اسے ہدایت دیتا ہے۔ بشرطیکہ وہ یہ عزم رکھے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کہا۔ فلاں کام کریں گے۔ ورنہ نہیں ÷

پھر شریعت نے کہا ہے۔ کہ عفو سے کام لو۔ مرد میں بھی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور عورت میں بھی۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ عفو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ یاد رکھنا چاہیئے۔ درگذر اور لاپرواہی ایک چیز نہیں۔ دونوں میں فرق ہے۔ عفو کرنیوالا آدمی دل سے اس بات کو بُرا مناتا ہے۔ مگر بے پروا آدمی دل سے بُرا نہیں مناتا۔ اور اس طرح بے غیرتی پیدا ہو جاتی ہے۔

غرض اسلام نے میاں بیوی کے لئے جو ہدایات مقرر کی ہیں۔ ان پر عمل کرنے سے خانگی زندگی نہایت خوشگوار اور آرام دہ بن سکتی ہے۔

مضمون نگار خواتین مطلع رہیں

پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ کاغذ کو درمیان میں شکن ڈال کر اس کے دائیں کالم میں مضامین خوشخط لکھے جائیں اور بایاں کالم خالی رہنے دیا جائے۔ لیکن اس طرف بہت کم توجہ فرمائی گئی ہے۔ آئندہ اگر اس امر کو ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے کوئی رپورٹ یا مضمون درج اخبار نہ ہو سکا۔ تو اس کی ذمہ واری ایڈیٹر پر نہ ہوگی۔

(ایڈیٹر)

توسیع اشاعت

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ وہ توسیع اشاعت مصباح کیلئے پوری پوری کوشش فرمائے۔

(مینیجر)

عُسر اور یُسر

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں ایکدن حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری پر آپؐ کے پیچھے سوار تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ دیکھ ہمیشہ اللہ کو یاد رکھ وُہ تجھے یاد رکھے گا۔ اگر اُس کو یاد رکھیگا۔ تو ہمیشہ اُس کو اپنا مددگار پائیگا۔ پس دیکھ جب سوال کر تو اللہ سے کر۔ اور جب نصرت طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ اور یقین رکھ کہ اگر ساری دنیا تجھے نفع پہنچانے پر کمر باندھے تو وہ نفع نہیں پہنچا سکتی۔ جبتک کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی نہ ہو۔ اور اگر ساری دنیا اتفاق کرے کہ تجھے نقصان پہنچائے تو وہ کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتی جبتک کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی نہ ہو۔ اور آرام اور آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھ تاکہ سختی کے دنوں میں وُہ تجھے یاد رکھے۔ اور جان لے کہ جو مصیبت اللہ تجھ کو پہنچانی چاہے۔ وُہ کسی طرح دُور نہیں ہو سکتی اور جو مصیبت تجھ سے دُور کرنا چاہے۔ وُہ کسی طرح تجھے پہنچ نہیں سکتی اور یقین رکھ کہ اللہ کی مدد انسان کے صبر پر موقوف ہے۔ اور ہر گھبراہٹ کے بعد کشائش اور ہر تنگی کے بعد فراخی ہے۔

(ترمذی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان میں

طالبات نے تعلیم اور طبابت کے موضوع پر ایک مناظرہ کیا تھا۔ پیشہ طبابت کے اعلےٰ ہونے پر جو دلائل دیئے گئے تھے۔ وہ ۱۵ ؍جولائی کے پرچہ میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب جو مضمون تعلیم کی برتری پر پڑھا گیا تھا وہ درج ذیل ہے:۔

ڈاکٹری ایک مفید چیز ہے۔ اور یہ اجسام انسانی کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ لیکن تعلیم اس سے کہیں بڑھکر ہے۔ کیونکہ اس سے انسان کے ذہنی قویٰ اور اسکے اخلاق منازل ارتقا کو طے کرتے ہیں۔ یہ امر ثابت اور مسلم ہے۔ کہ قوائے روحانیہ قوائے جسمانیہ سے بہر حال بڑھکر ہیں۔ اور یہ کہنے میں ہم حق پر ہوں گے۔ کہ قوائے جسمانیہ قوائے روحانیہ کے خادم ہیں۔ اور ان کو صرف اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ قوائے روحانیہ صحیح طور پر ترقی کر سکیں ڈاکٹری مفید ہے۔ لیکن اسے ہم اس سے بڑھکر عزت نہیں دے سکتے۔ کہ وہ تعلیم کی خادمہ ہے۔ اور ہرگز کوئی صحیح الدماغ انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ بادشاہ سے اس کا وزیر یا اُس کی افواج یا پولیس یا بھنگی ماشکی جو بظاہر اس سے زیادہ کام کرتے ہیں۔ اُس سے بہتر ہیں۔ اسی طرح یہ قطعاً نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ڈاکٹری درس و تدریس سے بہتر ہے؛

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیا علیہم السلام کے متعلق یہ آپ کہیں نہیں پڑھیں گے[1]۔ کہ وہ جسمانی طبیب تھے۔ ہاں یہ ضرور پڑھیں گے۔ کہ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ۔ انبیاء علیہم السلام کا اعلیٰ ترین فرض یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے متبعین کو ظلمتِ جہالت سے نکال کر تعلیم کی روشنی میں لے آئیں اس کام کو سب سے بڑھکر ہمارے آقا نبی کریم (فداہ امی وابی) نے سرانجام دیا۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں۔ علمت علم الاوّلین والآخرین۔ کہ مجھے پہلوں اور پچھلوں کا علم دیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ علیٰ وجہ البصیرت کہا جا سکتا ہے۔ کہ تعلیم و تعلم نہ صرف ڈاکٹری بلکہ دنیا کے تمام پیشوں سے بہتر ہے؛

ایک حدیث میں مذکور ہے۔ کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے بعض صحابہ نے دریافت کیا۔ کہ یا رسول اللہ گذشتہ زمانہ میں بنی اسرائیل میں سے دو شخص

[1] یہ مبالغہ ہے کیونکہ عموماً انبیاء علیہم السلام طب سے کسی قدر ضرور واقف ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو مانے ہوئے طبیب تھے؛ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ جن میں سے ایک شخص عابد و زاہد اور بہت صدقہ و خیرات کرنے والا تھا۔ وہ دن بھر روزہ دار رہتا اور رات بھر تہجد پڑھتا تھا۔ اور دوسرا عالم تھا۔ جو صدقہ و خیرات بہت کم کرتا اور نوافل بھی کم و بیش ادا کرتا تھا۔ بلکہ فرائض بھی بہ مشکل ادا کرتا تھا ان دونوں میں سے کون افضل ہے۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادنیٰ کم۔ یعنی اس عالم کو اس عابد پر ایسی قدر فضیلت حاصل ہے۔ کہ جس قدر مجھے تم میں سے ایک ادنے آدمی پر ہے۔ ایسے ہی آپ فرماتے ہیں:۔ اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ۔ یعنی انبیاءؑ کے روحانی وارث علماء ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کے مشابہ کر دیا۔ اس لئے حصولِ علم حصولِ طب سے بدرجہا بہتر اور مفید ہے*

قرآن کریم سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ حقیقی نجات پانے والا گروہ وہ ہو سکتا ہے جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اللہ تعالےٰ نے خود اُسے علم دیا ہو۔ چنانچہ وہ اپنی پاک کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ یعنے اللہ تعالےٰ سے صرف اس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں۔ پھر فرمایا:۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ۔ یعنی جو شخص اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے۔ اس کے لئے دو جنتیں ہونگی۔ پس رب سے ڈرنے والے بندے علماء ہیں۔ ....

.... پس حقیقی نجات اور دو جنتیں حاصل کرنے والا گروہ علماء کا گروہ ہے۔ اس لئے علم کو ڈاکٹری پر فوقیت اور تقدم حاصل ہے*

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ کَانَ بِالصِّیْنِ۔ کہ علم حاصل کرو۔ خواہ چین میں جانا پڑے۔ ایسا ہی فرمایا۔ کہ طالب علم جب چلتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فرشتے ان کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ یعنی وہ ہر وقت ان کی مدد میں کوشاں رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو شخص درس و تدریس کرتا ہے۔ تمام آسمان اور زمین کی مخلوق اسکے لئے دعائے خیر کرتی ہے۔ حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔ مگر وہ موضوع جو تعلیم کے مقابل رکھا گیا ہے۔ اس کے متعلق کتاب اللہ اور ارشاد نبویؐ کسی قسم کے تعریفی کلمات نہیں بیان کرتے۔ پس تعلیم دنیا کے تمام پیشوں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہتر اور افضل ہے۔ اور سرمایہ آخرت کو بڑھانے والا ہے۔ نیز دنیا میں بھی ترقی کا باعث ہے۔ ڈاکٹر خواہ کتنے ہی اپریشن کریں کتنے ہی لوگوں کی انگلیاں کاٹیں۔ کتنے ہی لوگوں کے دانت نکال ڈالیں۔ دنیا کبھی بھی ترقی کیطرف نہیں جا سکتی تاوقتیکہ تعلیم کے سلسلہ کو عام نہ کر دیا جائے ۔

اب ہم علم طب پر ایک محققانہ اور تنقیدی نظر ڈالتے ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹر خود اس سائنس سے بیزار ہیں۔ وہ خود اپنی بے بضاعتی و کم مائیگی کے معترف ہیں۔ ڈاکٹر رائیٹ جو انگلستان کے مشہور پروفیسر تھے۔ ایکدفعہ لڑکوں کو پڑھاتے ہوئے کہنے لگے :-

A good deal of what you are taught is not true.

یعنی بہت کچھ جو تم کو پڑھایا جاتا ہے۔ غلط ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا۔ کہ علم ہی اصل چیز ہے۔ اس لئے تعلیم ڈاکٹری سے بدرجہا بہتر ہے ۔

اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ڈاکٹری نے اسوقت تک کیا ترقی کی ہے۔ اور بنی نوع انسان کو کیا فیض پہنچائے ہیں۔ ڈاکٹر آرنلڈ بینٹ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔ کہ انگلستان میں ایک لاکھ کے قریب مریض ہیں۔ ہر سال چالیس ہزار مریض تپ دق سے لقمۂ اجل بنتے ہیں۔ پچاس ہزار کے قریب ناسور کے بیمار ہیں۔ جن میں سے تین ہزار کو تو ڈاکٹروں نے بالکل جواب دیدیا ہے۔ پھر اس مشہور مضمون نگار نے ڈاکٹروں کی بےبسی کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ وہ پڑھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر میکنزی انگلستان کا ایک مشہور امراض قلب کا ماہر تھا۔ اس نے اپنا سرمایہ حیات اس کام کے لئے وقف کیا۔ لیکن طرفہ یہ کہ اس کا بھائی اور وہ خود بھی امراض قلب کے شکار ہوئے۔ پس کسی لحاظ سے بھی تعلیم ڈاکٹری پر فوقیت نہیں لے جا سکتی ۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت کے سامنے عقل انسانی بحر حیرانی میں غوطہ زن ہے۔ اس کی تجلیٔ نور دیدۂ ہوش کو خیرہ کئے دیتی ہے۔ اس کے نکات و غوامض وہ خود ہی سمجھے تو سمجھے۔ اس کی قدرت بے پایاں کا کیا حساب۔ ہر روز ہزارہا قسم کی طبائع عالم شہود پر آتی ہیں۔ اور اپنے مالک کی بیحد و حساب قدرت کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ ڈاکٹر ہیں۔ کہ اپنا ہی بے سرا راگ الاپے چلے جاتے ہیں۔ کہ انسانی طبائع کی کل چار قسمیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ گرم۔ سرد۔ بلغمی وغیرہ۔ حالانکہ تجربہ ان کے خلاف ہے۔ دو گرم طبیعت والوں کو جو ایک ہی مرض میں مبتلا تھے۔ ایک ہی قسم کی دوائی دی گئی۔ ایک کے لئے مفید ثابت ہوئی اور دوسرے کے لئے غیر مفید۔ ڈاکٹری کیا ہوئی۔ قمار بازی ہوئی پس کسی لحاظ سے بھی تعلیمات روحانیہ اور جسمانیہ پر ڈاکٹری فوقیت نہیں لیجا سکتی؛

ذرا ایک لمحہ کے لئے اس دردناک منظر کو پیش نظر لائیے۔ سکندر صاحبِ مال و دولت و جاہ و تمکنت بادشاہِ ملک بسترِ مرگ پر لیٹا ہے۔ حکماء و اطباء جنہیں مسیحائی کا دعویٰ ہے۔ اس کے گرد سرگرم تدابیر ہیں۔ لیکن ان کی ہر تدبیر صرف دامِ تزویر ہے۔ جس میں ان کی عقل و قوتِ اختراع پرندوں کی طرح پھڑک پھڑک کر رہ جاتی ہے۔ یہاں پیامِ اجل ہے۔ نوشتۂ تقدیر ہے۔ جو کچھ ہو اٹل ہے۔ حکمت انسانی بیکار ہے۔ طب صرف مجموعہ الفاظ ہے۔ جس کا تعلق اب صرف کتب کے اوراق تک ہی ہو۔ گویا طب ایک ایسی سائنس ہے۔ جس نے برموقعہ دھوکا دیا۔ اور بوقت ضرورت دامن کشی کی؛

میرے خیال میں ڈاکٹری وہ سائنس ہے۔ جس کا ہر اصول اپنے آپ کو ہی توڑتا ہے؛

ڈاکٹر آرنلڈ بینیٹ جنکا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔ کہ ایکدفعہ مجھے پاؤں کی تکلیف ہوئی۔ یعنی میرے پاؤں ٹھنڈے رہنے لگے۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا۔ کہ پاؤں کے نیچے گرم پانی کے تھیلے رکھا کریں۔ میں نے عمل کیا۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک اور ڈاکٹر مجھے ملا۔ میں نے اپنی تکلیف کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا۔ آپ اپنے پاؤں سرد پانی میں رکھا کریں۔ حیرت کی بات کہ مجھے آرام آگیا؛

اب ہم علم کی طرف آتے ہیں۔ جہالت نے لاکھوں انسانوں کو ضغطہ میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اقوام کی باہمی کشمکش انسان کی عدم انسانیت۔ خواہشات و مرضیات کے تصادم عدم علم کے بھیانک مظاہرے ہیں۔ دورِ حاضر کی اقوام و ملل ایکدوسرے سے خائف و بدگمان ہیں۔ اور جنگ و پیکار کی تیاریوں میں ہر وقت مسلح و کیل کانٹے سے لیس رہتی ہیں۔ لیکن اگر یہی قومیں زمانہ طفولیت میں علم و فضل کے مصباح ضیا پاش سے اسلامی اصول کے مطابق روشنی حاصل کرتیں۔ اور سمجھتیں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے خوف کھانا چاہیئے۔ تو آج یہ ہمسایہ قومیں ایکدوسرے کے مال و دولت پر نظر نہ

رکھتیں۔ پس اس دنیا میں موجودہ شورش وہنگامہ کے ذمہ وار وہ لوگ ہیں جنہوں نے جسم کا زیادہ خیال کیا۔ اور اخلاق اور رُوح کی تربیت کو پسِ پشت ڈالا۔ لہذا ثابت ہؤا۔ کہ تعلیم بہر صورت ڈاکٹری سے افضل ہے۔

بچوں کی تربیت اور احمدی مستورات کا مقدس فرض

یہ مضمون لجنہ اماء اللہ دہلی کے جلسہ میں پڑھے جانے کیلئے مکرمی مولوی عبد الواحد صاحب نے لکھا تھا۔ جسے محترمہ سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ دہلی مصباح میں شایع کرنے کی غرض سے بھیج رہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ پیشتر ازیں ایک مضمون کے ذریعہ بہنوں کو بچوں کی تربیت کے فرض کی طرف متوجہ کرچکا ہوں۔ دراصل یہ ایک ایسا فرض ہے۔ کہ جس پر قوموں کی بقا اور فنا کا دار و مدار ہے۔ ہر وہ قوم جو زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اُس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرے۔ کہ ہر آنے والی نسل پہلی نسل سے بہتر اور ترقی یافتہ ہو۔ قوموں کی فنا اور بقا بھی سمندر کے مدوجزر کی طرح ہے۔ قوم یا تو ترقی کریگی۔ یا تنزل کی طرف جائے گی۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جس قوم نے اپنی آئیندہ نسل کی تربیت سے لاپرواہی کی ہے۔ وہ تباہی کے گڑھے میں گری ہے۔ خود مسلمانوں کی حالت کو لے لو۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ مسلمان دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک حکمران تھے۔ دولت انکی لونڈی اور علم اور حکمت ان کے خادم تھے۔ مُسلمان جدھر کو رُخ کرتے تھے۔ فتح ان کے قدم چومتی تھی۔ دُنیا کی بڑی بڑی قومیں ان کے مقابلہ پر آنے سے کتراتی تھیں۔ چین سے لے کر اندلس تک تمام علاقوں میں ان کا ڈنکا بجتا تھا۔ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں کو وہ بلاخوف وخطر عبور کرجاتے تھے۔ چنانچہ مولانا حالی نے ان کا نقشہ مندرجہ ذیل اشعار میں کھینچا ہے:-

گھٹا اک پہاڑوں سے بطحا کے اُٹھی
پڑی چار سو یک بیک دھوم جسکی
کڑک اور دمک دُور دُور اُس کی پہنچی
جو ٹیگس پہ گرجی تو گنگا پہ برسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے اس سے محروم آبی نہ خاکی
ہری ہوگئی ساری کھیتی خدا کی
ہُوا اُندلس ان سے گلزار یکسر
جہاں اُن کے آثار باقی ہیں یکسر
جو چاہے کوئی دیکھ لے آج جاکر
یہ ہے بیت حمراء کی گویا زباں پر
کہ تھے آلِ عدنان سی میری بانی
عرب کی ہیں ہوں اس زمیں پر نشانی

خود یورپین لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جب مغربی دُنیا جہالت کے اندھیرے میں سوئی پڑی تھی۔ اُس وقت مسلمانوں نے اپنے نور سے اُنھیں منوّر کیا۔ علم و حکمت۔ فلسفہ۔ ریاضی سائنس غرضیکہ ہر ایک مضمون کے قواعد و اصُول نئے طور پر وضع کئے۔ اور دقیق سے دقیق مسائل کو ایک عالم پر واضح کیا۔ مسلمان حکمرانوں . . . . کا دربار ہر قسم کے عالموں کا مرجع ہوتا تھا۔ اور یورپ کے بڑے بڑے تاجدار خلیفہ کے ساتھ دوستی رکھنا فخر خیال کرتے تھے۔ اور تو اور ہندوستان جو مسلمانوں کی وسیع سلطنت کا ایک ٹکڑا تھا۔ اُس زمانہ میں اس عروج پر تھا۔ کہ فرنگی لوگ ہندوستان کے مغل حکمرانوں کو مغلِ اعظم کے خطاب سے یاد کرتے تھے۔ اور ان سے مقابلہ کرنا بقول برنیر پہاڑ سے سر ٹکرانے کے مترادف تھا۔

مگر بمقابلہ اس کے آج مسلمانوں کی پستی ملاحظہ ہو۔ یہ "صورتش ببیں و حالش مپرس" کی صحیح تصویر ہیں۔ علم۔ صنعت۔ دولت کھو بیٹھے ہیں۔ اخلاق سے بکلی عاری ہیں۔ رُوحانیت ان میں اس طرح پرواز کر گئی ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے پرواز کر جاتا ہے۔

کہاں وہ زمانہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے بچّوں کے نمونے بھی دُنیا کے لئے قابلِ تقلید تھے۔ کہاں اب یہ زمانہ ہے۔ کہ ہر عیب کے حامل وہ ہیں۔ دُوسری قوموں کو اپنے بچّوں کی دُنیاوی ترقی کا خیال تو ہے۔ مگر مسلمان اس سے بھی غافل ہیں۔ مولانا حالی ان کی حالت کا کیا خوب نقشہ کھینچتے ہیں:۔

شریفوں کی اولاد بے تربیت ہی
تباہ اُن کی حالت بُری انکی گت ہی
کسی کو کبوتر اڑانے کی لت ہے
کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہی
چرس اور گانجے پہ شیدا ہی کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہی کوئی

ہمارے سلف کے بچپن کے کارنامے نہایت شاندار اور قابلِ تقلید ہیں۔ میں جب تاریخ سے انکے حالات پڑھتا ہوں۔ تو مجھ پر بعض اوقات وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ آج میں تاریخ میں سے تین واقعات اپنی بہنوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامنے رکھتا ہوں۔ تا وہ بھی اپنے بچوں کے اندر اُسی رنگ کا عملی جوش پیدا کرنے کی کوشش کریں ؛

ا۔ جنگ بدر میں رسول کریمؐ کے بدترین دشمن اور کفار کے سب سے بڑے سردار ابوجہل کے قاتل دو نوعمر بچے تھے ؛

ب۔ بابر کے نام سے اکثر تعلیم یافتہ بہنیں واقف ہونگی۔ یہ ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا بانی تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی نہایت تکلیف دہ حالات میں سے گذری تھی۔ جس وقت اُس کے والد فوت ہوئے۔ تو اُس کی عمر بارہ ۱۲ برس کی تھی۔ اور وہ اپنے اتالیق کے ساتھ دار الخلافہ سے باہر تھا۔ اُس کے باپ کے مرنے کے ساتھ ہی اسکے چچانے دار الخلافہ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے کوچ کیا۔ بڈھا اتالیق اُس کے والد کی وفات کی خبر سُنکر گھبرایا۔ لیکن بابر نے باوجود اپنی نوعمری کے اس خبر کو نہائیت تحمل کے ساتھ سُنا۔ اور اپنی سلطنت کو بچانے کیلئے فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر دار الخلافہ کا رُخ کیا۔ گو اُس وقت شکست ہوئی۔ مگر عمر دیکھو اور علو ہمتی اور عزم دیکھو۔ آخر اسی الوالعزمی نے اُسے ہندوستان کی وسیع سلطنت کا تاجدار بنا دیا ؛

ج۔ عبد الرحیم خانخانان جس کا مقبرہ دہلی سے اوکھلا جاتے ہوئے نظام الدین اولیاءؒ کے قریب پڑتا ہے۔ اکبر کا ایک بلند پایہ جرنیل گذرا ہے۔ یہ بیرم خان کا لڑکا تھا۔ بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔ تو اکبر نے اُسے اپنی آغوشِ عاطفت میں لیا۔ عبد الرحیم بچپن سے ہی بہادر اور شجاع تھا۔ جب گجرات کی بغاوت کے موقعہ پر اکبر نے یلغار کی۔ اُسوقت عبد الرحیم باوجود کم سنی کے بادشاہ کے ہمرکاب رہا۔ اگرچہ اُس کی عمر تیرہ چودہ سال سے زیادہ نہ تھی۔ مگر اُسے ہراول یعنی سب سے اگلی فوج کا افسر مقرر کیا گیا۔ حالانکہ ہراول کا کام سب سے زیادہ ذمہ واری کا ہوتا ہے ؛

ان مثالوں کو دیکھو۔ اور آج کل کے بچوں کی حالت کو دیکھو۔ آج کل مسلمانوں کے اس عمر کے بچوں کو سالارِ فوج بنانا تو درکنار اگر انہیں لڑائی میں بھیجنے کا ارادہ کیا جائے۔ تو اُن میں سے اکثر رو دیں ؛

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ یہ دلیری بعض حالات میں قدرت کی طرف سے بھی ودیعت کی جاتی ہے۔ مگر قوموں کی فطرت اور خصائل کے تبدیل کرنے میں لمبے عرصہ کی تربیت کا بھی بڑا اثر ہوتا ہے کشتری قوم جو کسی وقت نہائیت بہادر قوم تھی۔ اور ہندوستان کی حفاظت کیلئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُس نے ہزاروں لڑائیاں کیں۔ اب مرورِ زمانہ سے یہ قوم پنجاب میں نہائیت بزدل سمجھی جاتی ہے ؛

اِسی طرح مسلمان جو کسی وقت تمام صفاتِ حمیدہ کے مالک تھے۔ اب ان سے تہی نظر آتے ہیں۔ اور وہ قوم جس کے سپرد دُنیا کی اصلاح تھی۔ آج خود محتاجِ اصلاح ہو گئی ہے۔ چنانچہ خود مسلم اکابرینِ اسلام کو تسلیم کرتے ہیں۔ اخبار اہلحدیث ۱۴ رمئی ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"آج کل کے مسلمان ایسے ہیں کہ انکے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔ نہ ان کے عقائد ٹھیک۔ نہ ان کے اعمال درست۔ نہ ان کے معاملات صحیح۔ نہ ان کے اخلاق معقول۔ مساجد ان سے خالی۔ قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھرپور۔ کہاں تک مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بتایا جائے۔ بہت بری حالت ہے"۔

ایسا ہی اخبار زمیندار ۱۳ راگست ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"جب فضائے آسمانی میں کسی قوم کی دھجیاں اُڑنے کے دن آتے ہیں۔ تو اس کے اعیان و اکابر سے نیکی کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔ اور اس کے صاحبِ اثر نفوس کی بداعمالیوں کو اس کی تباہی کا کام سونپ دیا جاتا ہے۔ اور یہ خود اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مسلمانانِ ہند کی شامتِ اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں۔ نقلی صوفیوں۔ جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے۔ جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسُولؐ کا پاس۔ نہ شرع کی شرم۔ نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر اور با اقتدار طبقہ جس نے اپنے دامنِ تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام پر ایسی گھناؤنی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔ کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے۔ اب کچھ دنوں سے اس گروہِ اشرار کی مشرکانہ سیاہ کاریاں۔ اور فاسقانہ سرگرمیاں اس درجہ بڑھ گئی ہیں۔ کہ اگر خدائے تعالیٰ کی غیرت ساری اسلامی آبادی کا تختہ ان کے جرائم کی پاداش میں الٹ دے۔ تو وہ جنہیں کچھ بھی بصیرت سے حصہ ملا ہے ذرہ تعجب نہ کریں"۔

ہم اس وقت نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور ہمارا کام ہے۔ کہ مسلمانوں کی اس بگڑی کو بنائیں۔ اور دنیا میں دوبارہ اسلام کے نام کو بلند کریں۔ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر اور حضورؑ کے بعد آپ کے خلفاء کے ہاتھ پر وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم اس فرض کو ادا کرینگے۔ اور خدائے تعالیٰ کی بادشاہت کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے تعالیٰ کی بادشاہت ہر آن و ہر لحظہ اس عالم میں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ زبانوں پر اس کا نام ہے۔ مگر دلوں سے اُس کی محبت جاتی رہی ہے +

وہ مقدس چادر جو خدا کی طرف سے مسلمانوں کو اوڑھائی گئی تھی۔ اُسے مسلمانوں نے اپنی بداعمالیوں سے تار تار کر دیا ہے۔ پس آؤ۔ ہم پھر خدا کے نور کو دنیا پر ظاہر کر دیں۔ اور دلوں میں اُس کی محبت کی حکومت اور جلال کو قائم کریں +

ہمارا فرض نہایت اہم ہے۔ وہ قوم جو کسی دوسری قوم سے لڑ رہی ہو۔ وہ آرام سے نہیں بیٹھا کرتی۔ بلکہ اپنی ہر چیز دشمن کے مقابلہ کے لئے قربان کر دیتی ہے۔ مال قربان کیا جاتا ہے۔ جانیں قربان کی جاتی ہیں آرام کی قربانی کی جاتی ہے۔ والدین اپنے بچوں۔ بیویاں اپنے شوہروں۔ اور بہنیں اپنے بھائیوں کو قربان ہونے کے لئے بمیدانِ جنگ کی طرف رخصت کرتی ہیں۔ آج ہم بھی ایک جنگ میں اُترے ہوئے ہیں۔ اور ہمارا مقابلہ آج تمام دنیا کے ساتھ ہے۔ گو ہم ظاہری سامانوں کے لحاظ سے کمزور ہیں۔ مگر ہمارا شہنشاہ بڑا زبردست ہے۔ دنیا میں فوجیں عموماً اپنے حکمرانوں کی طاقت اور قوت پر بھروسہ رکھتی ہیں۔ کہ بوقت ضرورت وہ ہمارے لئے مدد ارسال کریگا۔ ہمارا بھی ایک بادشاہ ہے جو تمام شہنشاہوں کا شہنشاہ اور تمام بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ پس گو ہم کمزور ہیں۔ مگر ہمارا کھونٹا بہت زبردست ہے۔ پس ہم اُسی مالک الملک کی نصرت پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے راہ پر گامزن ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اُس کی نصرت تو ضرور شاملِ حال رہیگی۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ ہم اپنے فرائض میں کوتاہی نہ کریں۔ ہاں ہمارا جنگ انسانوں سے نہیں۔ بلکہ شیطانی طاقتوں کے ساتھ ہے +

جیسا کہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں۔ جماعت کے بچوں کی تربیت کا مقدس فرض آپ بہنوں کے سپرد ہے۔ کیونکہ آئندہ دور کی تمام ذمہ واری اُن کے کندھوں پر ہوگی اور بہت زیادہ ممکن ہے۔ کہ آئندہ دور موجودہ دور سے بھی زیادہ نازک ہو۔ آج میں اسکے متعلق چند اصولی باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو تفصیلاً پھر کبھی عرض کروں گا +

ا۔ اپنے زیر تربیت بچوں میں خدائے تعالےٰ حضرت رسول کریم صلعم۔ حضرت مسیح موعودؑ سے محبت پیدا کرو۔ ایسی محبت کہ کبھی کسی نے کسی سے نہ کی ہو۔ اور اس محبت کے ذریعہ خدائے تعالیٰ کا حقیقی قرب وہ حاصل کر سکیں +

ب۔ علمِ دین خصوصاً علم قرآن کا انہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیدا بناؤ۔ اور وہ الٰہی علوم کی معرفت حاصل کر کے اپنے اعمال کو اسلامی تعلیم کے مطابق بنانے والے ہوں ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی کتب بچپن سے اُن کو پڑھاؤ۔ کہ وہ معرفتِ الٰہی اور قرآن کی حقیقی تعلیم اپنے اندر رکھتی ہیں۔ بعض احمدی گھروں میں بچوں کو حضرت مسیح موعودؑ کے کلامِ پاک کے حصے یاد کرائے جاتے ہیں۔ اور وہ بچے جب اس کلام کو اپنے معصومانہ انداز میں پڑھتے ہیں۔ تو بہت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ محترم بابو غلام حسین صاحب دھلی کے گھر میں اس طرف خاص توجہ ہے۔ باقی بہنیں بھی توجہ فرما دیں ؛

ج۔ بچپن سے اُن کے اعمال اسلامی شعار کے مطابق بناؤ۔ اور اُن کی حرکات و سکنات کو اسلامی رنگ میں رنگین کرنیکی کوشش کرو۔ کیونکہ جو عادتیں بچپن سے پیدا ہو جائیں۔ وہ راسخ ہو کر انسانی زندگی کا جزو ہو جاتی ہیں ؛

بچوں کو چھوٹی عمر میں نماز کا پابند بناؤ ؛

د۔ بچوں کے اندر قومی جوش اور ولولہ پیدا کرنے کے لئے پُرانے بزرگوں کے کارنامے اُن کو سناؤ۔ بزرگانِ اسلام کے بچپن کے واقعات سبق آموز طریق پر اُن کے سامنے بیان کرو۔ تا بچپن سے اُن کی طبائع میں صلاحیت کا مادہ پیدا ہو۔ میں کبھی کبھی ایسے تاریخی واقعات لکھکر ارسال کرتا رہوں گا۔ تا بہنوں کی واقفیت کے لئے میٹنگ میں پڑھ دئے جایا کریں ؛

ر۔ مرکز اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کے جذبات پیدا کئے جائیں۔ بچوں کے اندر قربانی اور فرمانبرداری کی رُوح پیدا کی جائے ؛

س۔ بچوں کے اخلاق کی نگرانی کی جائے۔ اور اُنہیں جھوٹ، گالی، نمود، غرور وغیرہ بدعادات بچپن سے پیدا نہ ہونے دی جائیں ؛

میں بحیثیت ایک ٹیچر ہونیکے کہہ سکتا ہوں۔ کہ آجکل اکثر بچوں کی تباہی کا باعث والدین خصوصاً مائیں ہوتی ہیں۔ وہ اپنے بچے کی ہر جائز و ناجائز رنگ میں حمایت کرتی ہیں۔ ناجائز اور حد سے بڑھا ہوا پیار بچے کے اخلاق کو تباہ کر دیتا ہے ؛

ایسا ہی بچوں میں بجائے جفاکشی کے نزاکت پیدا کرنیکی کوشش کیجاتی ہے۔ جس سے وہ نکمے ہو جاتے ہیں۔ ہماری بہنوں کو اپنے بچوں کے اندر جفاکشی پیدا کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ جماعت کے لئے مفید عنصر کا کام دے سکیں۔ نزاکت پسند انسان خواہ مرد ہو یا عورت خود بھی کچھ کام نہیں کر سکتا۔ اور دوسروں کیلئے بھی بوجھ ہو جاتا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ص۔ سب سے بڑی اور ضروری بات یہ ہے کہ خود والدین کا نمونہ بچوں کے لئے بہترین اُستاد ہے۔ بچے میں نقل کی عادت ہوتی ہے۔ جیسا بزرگوں کو کرتا دیکھیگا۔ ویسا ہی خود بھی کریگا۔ اگر والدین کے اخلاق اچھے نہیں۔ تو وہ بچے کو لاکھ نصیحت کریں۔ وہ اُنکا اثر قبول کئے بغیر نہیں رہیگا۔ پس بہترین اصول یہ ہے۔ کہ خود والدین صحیح اسلامی تعلیم کے حامل ہوں۔ تا بچہ بھی اپنے شیشۂ قلب پر وہی عکس لے کر حقیقی مسلم بن سکے ❖

دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ اور جو فرائض ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اُنکو ہم باحسن وجوہ پورا کرسکیں۔ اور ہماری ہر حرکت و سکون اُٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا خدا کے لئے ہو۔ ہم اور ہماری اولادیں تقدس کی چادر اوڑھ کر دنیا کو پاک کرسکیں۔ اور دنیا کے قلوب پر شیطانی حکومت کی بجائے خدائی سلطنت قائم کرنیوالے ہوں ❖

خدا تعالےٰ ہماری سب کمزوریاں اور مشکلات دُور کرے۔ آمین ثم آمین ❖

(جماعت احمدیہ کا ادنیٰ خادم احقر عبدالواحد احمدی)

وصیتیں

✻

۳۸۶۱ ہمینکہ زینب صاحبہ زوجہ عبدالعزیز احمدی ٹیلر ماسٹر قوم ورک عمر اندازاً ستر سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن شہر سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج مورخہ ۲۲/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت چار عدد دُکانات واقعہ راجہ بازار مالیتی دو ہزار اور سونا پچاس تولہ قیمتی ایکہزار چھ سو روپیہ اور نقد چار ہزار نوسو روپیہ کل آٹھ ہزار پانچ سو کی ہی میں اپنی کل جائیداد کا آٹھواں حصہ یعنی ایکہزار باسٹھ روپیہ آٹھ آنہ بعد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کرتی ہوں۔ اور دکانات کا جو ماہوار کرایہ آتا ہو اُسکا آٹھواں حصہ ڈیڑھ روپیہ ماہوار ادا کردیا کرونگی میرے مرنے کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر میری اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۲۲/۲/۳۵ بقلم عبدالعزیز خاوند موصیہ ❖ گواہ شد: عبدالعزیز احمدی ٹیلر ماسٹر خاوند موصیہ ❖ العبد: زینب زوجہ عبدالعزیز احمدی ٹیلر ماسٹر ساکن شہر سیالکوٹ محلہ حکیم میر حسام الدین صاحب گواہ شد: قاسم الدین احمدی کلرک دفتر ڈپٹی کمشنر بہادر سیالکوٹ

۳۹۴۷ ہمینکہ اقبال بیگم صاحبہ عرف ستی بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد احسان قوم صدیقی پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۲/۶/۳۵ ساکن ساڈھورہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نرائن گڑھ ضلع انبالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرو اکراہ آج مورخہ ۲۲/۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے متروکہ کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری موجودہ جائیداد رقم زیور قیمتی مبلغ دو صد روپیہ حق مہر-/۳۲/۴/۱ روپیہ جو میرے خاوند ڈاکٹر محمد احسان صاحب کے ذمہ ہے اراضی رقبہ تین بیگھہ واقع موضع مصطفےٰ آباد قیمتی-/۶۰۰ روپیہ باغ قیمتی-/۱۰۰ روپیہ اور مکان خام و پختہ قیمتی-/۱۰۰ روپیہ واقع موضع مصطفےٰ آباد ہے۔ جو رقم میری اپنی جائیداد کے طور پر داخل خزانہ اپنی زندگی میں کروں۔ وہ اس سے منتقص ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد علاوہ ازیں اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی ❖ گواہ شد: ڈاکٹر محمد احسان ساکن ساڈھورہ ضلع انبالہ خاوند موصیہ ❖ العبد: اقبال بیگم بقلم خود ❖ گواہ شد: محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا بقلم خود حال ویٹرنری اسسٹنٹ چک ۵۰۹ ریلوے سٹیشن ماموں کانجن ضلع لائلپور ۲۲/۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۲۹۵: منکہ صالحہ فاطمہ زوجہ محمد جمیل قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصری شاہ ڈاکخانہ نور پور تحصیل و ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج یکم مئی ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری موجودہ جائداد کوئی نہیں۔ پارچات و زیور تخمیناً یکصد روپیہ و حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ دستخط صالحہ فاطمہ۔ گواہ شد:۔ عائشہ بیگم اہلیہ چوہدری غلام رسول احمدی کلرک ریلوے۔ لاہور

گواہ شد:۔ حکیم محمد جمیل احمدی۔ کلرک میونسپلٹی مصری شاہ محلہ جمیل آباد۔ لاہور۔ نوٹ:۔ ادائیگی مہر کا میں فیصلہ ادا ہوا۔ ابھی تک بیٹے ادا نہیں کیا۔

۴۲۹۷: منکہ رحیم بی بی بیوہ چوہدری ولیداد قوم باجوہ پیشہ زراعت عمر قریباً ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن موضع ہرچوکی ڈاکخانہ قلعہ دیدار سنگھ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۵-۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائداد صرف زیورات مندرجہ ذیل ہے:

ایک عدد کنٹھہ سونے کا قیمتی مبلغ یکصد روپیہ ڈنڈیاں دو عدد قیمتی یکصد پانچ روپیہ۔ ان زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میری جائداد بصورت زمین یا مکان کوئی نہیں۔ لیکن اگر میری وفات پر کوئی جائداد غیر منقولہ میری ملکیت ثابت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

اگر میں اپنی مندرجہ بالا جائداد میں سے حصہ وصیت کے طور پر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ اپنی زندگی میں کرا دوں۔ تو ایسی رقم میری وصیت میں سے منہا کر دی جائے گی۔

میری کل جائداد اسوقت مندرجہ بالا زیورات ہی ہیں۔ جس کی قیمت مبلغ دو صد پانچ روپیہ بنتی ہے۔ جسکا دسواں حصہ مبلغ ۲۰/۸/- روپیہ بنتی ہے۔ یہ رقم میں اگر اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو میری وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔

میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اور نہ ہی میری اور کوئی آمدنی کی صورت ہے۔ میری وصیت منظور فرمائی جاوے۔

العبد:۔ رحیم بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری ولیداد صاحب مرحوم ساکن ہرچوکی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد:۔ اسد اللہ خان بیرسٹرایٹ لا۔ ایم۔ ایل۔ سی۔ ٹمرز روڈ۔ لاہور بقلم خود۔

گواہ شد:۔ رشید احمد باجوہ احمدی بقلم خود ۳۵-۵-۲

۴۲۸۴: منکہ خورشید بیگم بیوہ میاں جان محمد صاحب قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن امرتسر کوچہ کلکتیاں قلعہ بھنگیاں ڈاکخانہ خاص ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس آج مورخہ ۳۵-۴-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری متروکہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہوگی۔ میری موجودہ جائداد زیورات قیمتی اندازاً پندرہ صد روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ العبد:۔ خورشید بیگم بیوہ میاں جان محمد امرتسر۔ گواہ شد:۔ حکیم عبد الغنی بقلم خود امرتسر ولد سید عظیم شاہ قوم سید ساکن قادیان محلہ دار العلوم

گواہ شد:۔ محمد جان ولد محمد صوبہ قوم قریشی ساکن امرتسر قلعہ بھنگیاں کوچہ کلکتیاں

۴۲۸۵: منکہ امتہ الحفیظ زوجہ عطاء اللہ صاحب شیخ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۱ء ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۳۵-۶-۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ شوہر ہے۔ زیور کوئی نہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا اگر کوئی اور جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ رقم منہا ہوگی۔ فقط العبد:۔ امتہ الحفیظ دستخط۔ گواہ شد:۔ عطاء اللہ اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر راولپنڈی شوہر موصیہ ۹ جون ۱۹۳۵ء۔ گواہ شد:۔ قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مورخہ ۹ جون ۱۹۳۵ء۔

۳۹۱۸:- منکہ زہرہ بیگم زوجہ ڈاکٹر غلام احمد صاحب راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۵/۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

مہر جوکہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ مبلغ پانچ ہزار ہے۔ زیور جس کی قیمت اندازۃً ۳۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ جیب خرچ مبلغ -/۲۵ روپیہ ماہوار مجھے خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرتی رہونگی۔

گواہ شد:-

العبد:- بقلم خود زہرہ بیگم۔ دل افروز موڈل ٹاؤن۔ پنجاب

گواہ شد:-

۳۹۲۱:- منکہ زینب بی بی بیوہ محمد عبداللہ اوسیر عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن شہر سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۱۵/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

مہر جوکہ زیور کی صورت میں ایکہزار روپیہ کا ہے۔ اور ایک پختہ مکان واقعہ شہر سیالکوٹ محلہ کشمیریاں جسکی قیمت اندازاً چھ ہزار روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۸ حصہ کی میں مالک ہوں۔ یعنی میرے حصہ کی قیمت ساڑھے سات سو روپیہ ہے۔ میری کل جائیداد ۱۷۵۰ روپیہ ہوئی۔ میں کل جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جوکہ ۱۷۵ روپیہ ہوئے۔ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کے علاوہ اگر اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:- زینب بیوہ محمد عبداللہ اورسیر۔ گواہ شد:- ڈاکٹر محمد الدین سیکرٹری تعلیم وتربیت سیالکوٹ ۱۵/۵/۳۵ "ہیرسیالکوٹ"
گواہ شد:- عبدالرحمٰن ولد محمد عبداللہ اورسیر محلہ کشمیریاں سیالکوٹ

اپنے چہرہ کی خوبصورتی کیلئے

فیسرین رجسٹرڈ

جیسی معتبر اور جادو اثر دوا استعمال کرو۔ یہ لطیف کریم جلد کی موذی امراض کیل چھائیوں سیاہ دھبوں تلوں بدنما داغوں کھجلی وغیرہ کو کم سے کم عرصے میں نابود کردیتی ہے۔ خوبصورتی میں عمر بھر فرق نہیں آتا۔ تعریفی خط از محترمہ بیگم مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ (لاہور) "میرے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسرین استعمال کی اور اسے مہاسوں چھائیوں وغیرہ کیلئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کیلئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔"

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۱عہ) محصولڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ:- فیسرین فارمیسی مکتسر فیروزپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکیہ کا غلاف

صالحہ عمر ۹ برس

رومال کا پھول

(صالحہ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب قادیان)

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔